انوارِ شکوری

شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کا ترجمان (کتابی سلسلہ نمبر 2)

دنیائے محبت میں میری آنکھ سے دیکھ   پھیلے ہوئے ہر سمت ہیں انوارِ شکوری

بیادِ خاص

خواجہ خواجگان حضرت تاج الاولیاء الشاہ محمد عبدالشکور قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امین العارفین خواجہ الشاہ محمد عبدالرؤف نیر قادری شکوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جہانگیر زماں خواجہ الشاہ محمد عبدالقدوس رؤفی شکوری رحمۃ اللہ علیہ

مارچ 2005

مجلہ انوار شکوری لاہور

زیر سرپرستی: خلیفہ مجاز خواجگانِ چشت العبدالقدوس منیر احمد اختر شکوری

ایڈیٹر	مجلس مشاورت
محمد بلال احمد شکوری	پروفیسر ارشد اقبال ارشدؔ ملک منیر احمد
ہدیہ برائے اشاعت	حاجی محمد عباس گولڑوی چشتی
15 روپے	امجد اقبال امجد مہروی شکوری
سالانہ -/150 روپے	ملک اشفاق احمدؔ شہزاد خاں شکوری

مقام اشاعت ورابطہ خط وکتابت۔ آستانہ عالیہ خواجگان چشت قادریہ ابوالعلائیہ

جہانگیریہ شکوریہ بوہڑ والا چوک جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور- Mob. 0300-4792165

فہرست

............☆☆............

تمہارے پاس ہمارا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (بظاہر خود) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے ایسی

شدید محبت کرنے والا ہے کہ) تمہاری ہر پریشانی اس پر بھاری ہے (کہ میرے محبوب کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ میری مخلوق راستے

سے بھٹک کر دوزخ کا ایندھن بنے) تم مومنوں کی بھلائی کیلئے وہ بڑے حریص ہیں اور بڑے نرم دل و مہربان ہیں

اے جہانگیر زماں

اے جہانگیر زماں اے جہانگیر زماں
اے شاہ عبدالقدوس اے شاہ عبدالقدوس
فرشتے پڑھتے ہیں جسکو وہ ہے نام تیرا
بڑی جناب تیری ہے فیض عام تیرا
اے جہانگیر زماں اے جہانگیر زماں
ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظام مہر کی صورت ہے نظام تیرا
اے جہانگیر زماں اے جہانگیر زماں
پنہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی
بڑی ہے شان تیری بڑا احترام تیرا
اے جہانگیر زماں اے جہانگیر زماں
محبوب تاج الاولیاء ہوا نیر کو عطا
منیر بھی کرتا ہے ذکر صبح و شام تیرا
اے جہانگیر زماں اے جہانگیر زماں
تیری لحد کی زیارت ہے زندگی عباس کی
ہے مسیح و خضر سے اونچا مقام تیرا
اے جہانگیر زماں اے جہانگیر زماں
اے شاہ عبدالقدوس اے شاہ عبدالقدوس

مولانا حاجی محمد عباس چشتی گولڑوی

غلامانِ شکوری کا خواجگان کے حضور نذرانہ سلام

گردن جھکی ہے پائے احترام شاہ شکور
گردن جھکی ہے پائے احترام شاہ شکور

قبول کیجئے سب کا سلام شاہ شکور
قبول کیجئے سب کا سلام شاہ شکور

گردن جھکی ہے پائے احترام شاہ رؤف
گردن جھکی ہے پائے احترام شاہ رؤف

قبول کیجئے سب کا سلام شاہ رؤف
قبول کیجئے سب کا سلام شاہ رؤف

گردن جھکی ہے پائے احترام شاہ قدوس
گردن جھکی ہے پائے احترام شاہ قدوس

قبول کیجئے سب کا سلام شاہ قدوس
قبول کیجئے سب کا سلام شاہ قدوس

............☆☆............

چمنستانِ نیرؔ کا گلِ سرسبد بادِ خزاں لے اڑی

بندۂ قدوس منیر احمد شکوری

رواں اسلامی سال ۱۴۲۶ھ میں مرکزی سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ شکوریہ رؤفیہ جیون ہانہ شریف گارڈن ٹاؤن لاہور کے سجادہ نشین اور امیر کارواں، شیخ الشیوخ، جہانگیر زماں، محبوب العارفین، قطب المشائخ حضرت خواجہ سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس رؤفی شکوری رحمتہ اللہ علیہ کا اچانک وصال مبارک فرمانا جہاں سلسلہ عالیہ شکوریہ رؤفیہ کے تمام مریدین و متوسلین کو نا قابل برداشت صدمہ پہنچا ہے وہاں حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے تمام اہل خانہ مخدومہ اماں جی حضور اور قابل صد احترام حضور قبلہ کی صاحبزادیاں اللہ انکو دنیا و آخرت کی تمام عزتوں و عظمتوں سے سرفراز فرمائے امین اور سب سے بڑھ کر حضرت قبلہ کے برادران کریم ذیشان جگر گوشہ حضور نیر پاک یعنی حضرت خواجہ صاحبزادہ الشاہ محمد عبدالحیٰ رؤفی شکوری مدظلہ العالی حضرت قبلہ صاحبزادہ الشاہ خواجہ محمد غفران احمد رؤفی شکوری مدظلہ العالی اور حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد ضیاء الشکور رؤفی شکوری مدظلہ العالی اور خاندان نسبی کے جمیع افراد کو نا قابل تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل خانہ اور تمام اہل سلسلہ کو صبر عظیم پر اجر عطا فرمائے (آمین ثم آمین) سلسلہ عالیہ شکوریہ رؤفیہ کی اشاعت و ترویج و نگہبانی کے فرائض کی ذمہ داریاں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ حضرات قبلہ صاحبزادگان والا ذیشان کے کندھوں پر آن پڑی ہیں اور تقاضا کرتی ہیں کہ حضرت نیر پاک رحمتہ اللہ علیہ کے چمن کے سدا بہار پھولوں باد مخالف کی تیز و تند آندھیوں میں اپنے حوصلوں کو بلند کر کے نہایت بردباری، پیارے اخلاق، دوراندیشی، نفسی جذبات پر کنٹرول کر کے حضرات کے نقش پر چلیں گے حضور نیر کریم رحمتہ اللہ علیہ اور حضور شہنشاہ تاج الاؤلیاء رحمتہ اللہ علیہ کی توجہات آپ کے شامل حال رہیں گی۔ انشاء اللہ۔ جہاں اس سلسلہ پاک کی کشتی کے صاحبزادگان والاشان ناخدا بنے ہیں اور اپنے حسن اخلاق سے تمام اہل سلسلہ کو ساتھ لیکر چلنے کا عزم رکھتے ہیں وہاں تمام خلفاء عظام سلسلہ عالیہ رؤفیہ شکوریہ کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ حضرات صاحبزادگان کے تمام تر ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دربار عالیہ کی مسلسل حاضری اور مالی خدمت میں پیچھے نہ رہیں بلکہ بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر کے دنیا و آخرت کی سرفرازیاں حاصل کریں۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ غفران احمد شاہ صاحب کی مشاورت کو مد

نظر رکھنا چاہیے اور خلفاء حضرات اپنے اپنے علاقوں میں کمال حسن اخلاق اور اپنے حسن عمل سے سلسلہ پاک کی بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ ہمارے حضرات خواجگان علیہم الرحمان نے دنیاوی لالچ سے پاک متوکل ذاکر وشاکر زندگی گذار کر دنیائے روحانیت میں ایک مثال قائم کر دی ہے۔ بس ہمیں چاہیے کہ دربار شریف کی تمام ضروریات کو غلام کی نسبت سے اپنی ضرورت سمجھ کر بڑھ چڑھ کر پورا کرنے کی خود قربانیاں دینا چاہئیں تاکہ حضرات کو کہنا پڑھے۔

منقبت

ہمدرد اور غموار ہیں حضرت عبدالقدوس
مولیٰ علیؓ کے لاڈلے ہیں حضرت عبدالقدوس

فنا بقا کی منزلیں آ کر گئے وہ مدام
فرد واحد چشت کے ہیں حضرت عبدالقدوس

ہیں جہانگیر زماں وہ چشت کے نور نظر
تھے فقیر بے ریا حضرت عبدالقدوس

وہ شہباز عاشقاں اور تھے امیر سالکاں
تھے فنا فی الرسول حضرت عبدالقدوس

ہیں وہ شہباز قلندر عارف حق با کمال
ہر مقام شان میں ہیں حضرت عبدالقدوس

محرم الحرام کی گیارہ پیر کے دن ہوا وصال
مصطفیٰ کی اتباع تھے حضرت عبدالقدوس

میرے خواجہ کیجئے مقبول عقیدت کے یہ پھول
آپ ہیں حاجت روا یا حضرت عبدالقدوس

آپ تو ہیں سراج منیر اور میں منیر بینوا
آپکی نسبت ہے کافی یا حضرت عبدالقدوس

منیر احمد اختر قدوسی

جشن عید میلاد النبی ﷺ "جشن بہاراں" ہے

تحریر: حافظ محمد طاہر القادری صدیقی۔ لاہور

اسلامی سال کا تیسرا مہینہ جس کو ربیع الاول کہا جاتا ہے۔ جس کا معنی ہے "پہلی بہار" یعنی ولادت نبوی سے پہلے کفر و ظلم کے اندھیرے ہر طرف سے کائنات کو گھیرے ہوئے تھے۔ ہر طرف ظلمت کے بادل مکمل طور پر چھا چکے تھے۔ جس طرف بھی دیکھا جاتا ظلم ہی ظلم، کفر ہی کفر، اندھیرا ہی اندھیرا، ظلمت ہی ظلمت، بستیاں ویران ہی ویران نظر آتیں۔ ہر طرف خشک سالی ہی خشک سالی تھی۔ درخت سوکھ چکے تھے۔ پتوں کے نام و نشاں ختم ہو گئے۔ سبزہ دور بدور تک دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اللہ رب العزت نے کرم فرمایا اور ۱۲ ربیع الاول ۲۰ اگست یا ۲۲ اپریل ۵۷۰ عیسوی یا ۵۷۱ عیسوی بروز پیر پاکستان کے وقت کے مطابق طلوع فجر ۴ بج کر ۲۰ منٹ پر صبح کے سہانے وقت میں جب رات جا رہی تھی اور دن آ رہا تھا (تاکہ رات اور دن کو نسبت ہو جائے) حضور اکرم نور مجسم ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود مبارک میں تشریف لائے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو ربیع الاول یعنی پہلی بہار بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔ جس سے نہ صرف حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں بہار آئی بلکہ جس طرف بھی نظر اٹھائی جاتی ہر طرف "جشن بہاراں" کا سماں دکھائی دیتا تھا۔ حضور ﷺ کے دنیا میں جلوہ گر ہونے سے کفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے۔ ہر طرف نور ہی نور، اجالا ہی اجالا، روشنی ہی روشنی، سبزہ ہی سبزہ، پھول ہی پھول، رحمت ہی رحمت اور کرم ہی کرم نظر آتا۔ خشک سالی اپنے انجام کو پہنچ چکی، تمام درخت سرسبز و شاداب نظر آتے ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں بکھر چکی ہیں جس کی وجہ سے بہار ہی بہار نظر آتی ہے اور بہار ہر طرف کیوں نہ نظر آئے کیونکہ "بہاروں والا" دنیا میں تشریف لا چکا ہے۔

مبارک ہو ختم المرسلین تشریف لے آئے

جناب رحمتہ للعالمین تشریف لے آئے

حضور ﷺ کے تشریف لانے سے شاہ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آگیا جس سے ۱۴ کنارے گر گئے۔ ایران کا وہ آتش کدہ جو ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہو گیا کعبہ کو وجد آگیا جس سے تمام بت سر کے بل گر پڑے۔ کیونکہ اب بتوں کی پرستش کو ختم کرنے والا آگیا ہے اس لئے اب بتوں کی نہیں بلکہ اس رب ذوالجلال کی عبادت ہو گی جس نے کائنات انسانی کو پیدا کیا۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

زمین و آسمان میں ہر طرف حضور ﷺ کی ولادت مبارک کی خوشی منائی جانے لگی۔ "جشن بہاراں" کا منظر ہر طرف نظر آنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلواۃ و السلام کی آمد کی خوشی میں (ہم مٹھائی تقسیم کرتے ہیں) سب کو لڑکے عطا فرمائے۔ کسی کو لڑکی نہ دی کہ کہیں اس گھر میں غم منایا جائے گویا اللہ تعالیٰ نے اس عظیم "جشن بہاراں" میں سب کو شریک کر لیا مگر شیطان اس "جشن بہاراں" میں شریک نہ ہوا۔ اس نے اپنے سر میں خاک ڈال لی اور کہنے لگا کہ اب میرے تمام عزائم (منصوبے) خاک میں مل جائیں گے کیونکہ قیامت کے دن اللہ رب العزت حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے سر مبارک پر شفاعت کا تاج سجائے گا اور آقا علیہ الصلواۃ والسلام تمام مسلمانوں کو بخشوالیں گے۔ الغرض "جشن بہاراں" میں شیطان نے خوشی نہ منائی۔

نثار تیری چہل پہل کے ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں تو بھی خوشیاں منا رہے ہیں

اللہ رب العزت نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا! الحمدللہ رب العالمین ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کو پالنے والا ہے

اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے پارہ

سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷ میں فرمایا۔ "وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین" ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے۔" یعنی اللہ تعالیٰ تمام عالموں (پوری کائناتوں) کا پیدا کرنے والا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس جہاں کا خدا ہے اس جہاں کے حضور ﷺ رسول بھی ہیں اور رحمت بھی ہیں۔ اس وجہ سے بھی کہ ہم امتی بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ و السلام کے تو ہم پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم آپ ﷺ کے "جشن بہاراں۔" یعنی جشن عید میلادالنبی ﷺ کو بڑے جوش و خروش سے منائیں تاکہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے حضرات کو پتہ چلے کہ اس دن مسلمانوں کے نبی تشریف لائے۔ اور اس لئے بھی ہمیں جشن عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانی چاہئے کہ ہمارے بچوں کو اور خاص طور پر اس نوجوان نسل کو پتہ چلے جو آج مغربی تہذیب کے دلدادہ نظر آتے ہیں اور اسلام سے مغربی تہذیب انہیں دور لے جا رہی ہے۔ ان کو بھی علم ہو کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ جو کائناتی منشور ہمارے لئے لے کر آئے اور وہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ سب کے لئے ہیں اور اس نبی کی آمد پر ہم سب کو "جشن بہاراں" کا منظر پیش کرنا چاہئے اور نہ صرف ہم کو بلکہ حکومت وقت کو بھی چاہئے اس مبارک اور عظیم دن پر پورے ملک میں چراغاں کیا جائے۔ اگر ہم ۱۴ اگست یوم پاکستان پر جشن آزادی مناتے ہیں اور پورے ملک میں چراغاں اور خوشیاں منائی جاتی ہیں اور منائی بھی جانی چاہئے کہ اس دن پاکستان معرض وجود میں آیا اور "جشن بہاراں" عید میلادالنبی ﷺ پر اس لئے خوشی منانی چاہئے کہ اس دن ہمارے نبی جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا ہے وہ تشریف لائے۔

یا نبی اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا قرآن سے ثبوت

العبد القدوس منیر احمد شکوری

لامحدود حمد و ثنا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حضور اور بے حد و بے حساب درود و سلام نبی امی آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بعد عجز و نیاز اور کروڑوں رحمتیں اور برکتیں ہوں جمیع اہل بیت اطہار و صحابہ کرام و اولیائے عظام بزرگان دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر

اللہ کریم نے سورۃ احزاب میں ایمان والوں کو حکم فرمایا "**یا ایھا الذین امنو صلو علیه وسلمو تسلیما**" کہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ درود شریف نماز والا صرف صلوٰۃ ہے سلام نہیں ہے اس لیے حکم ربانی پر پورا عمل اس وقت ہوگا جب صلوٰۃ کے ساتھ سلام بھی پڑھیں گے اور درود کی نسبت سلام کی زیادتی کا حکم ہے۔ ہر نمازی نماز میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چار رکعت والی نماز میں دو مرتبہ سلام اور ایک مرتبہ درود شریف پیش کرتا ہے اور جو سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تاکید کے ساتھ تعلیم فرمائی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صلوٰۃ (درود) کے ساتھ جو سلام عرض کیا جائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہو۔ خطاب اور نداء ایھا سے آپ کا تصور قائم کر کے عرض کیا جائے اور سلمو کے ساتھ تسلیما کا ارشاد فرمایا جانا اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سلام کرنے کا حق نداء اور خطاب کے ساتھ ادا کرنے کی صورت میں ہی پورا ہو سکتا ہے (مسند احمد ج نمبر ۴، ابن حبان، مستدرک حاکم۔ ابن خزیمہ۔ دار قطنی بیہقی شریف۔ مسلم شریف مع نووی ج نمبر ۱)

یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمته الله و برکاته)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں دینے والے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہر طرح کا سلام ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ آپ پر رہی اور اس میں ازدیاد و اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اور نماز کے علاوہ پورا کامل درود شریف وہ ہے جس میں صلوٰۃ اور سلام کے الفاظ موجود ہوں

جیسے الهم صل علی سیدنا و مولانا محمد ن النبی الامی و علی اله واصحابه و بارك وسلم اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول الله و اعلی الک واصحابک یا نبی الله

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو تمام ادب وآداب کے ساتھ جب کہ خود قرآن مجید میں بلایا ہے تو پھر ہم پر بھی فرض ہے کہ محبوب کبریا ﷺ کے حضور جب بھی صلوۃ وسلام عرض کرنا چاہیں تو تمام آداب عظمت وشان کو ملحوظ رکھ کر عرض کیا کریں۔

خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو بار یا رسول اللہ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ اور تیرہ مرتبہ یا نبی اللہ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔

یعنی یا یھا النبی' یا یھا الرسول اوریا یھا المزمل (ﷺ) جبکہ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مبارک ناموں سے خطاب فرمایا ہے جیسے کہ یا آدم' یا نوح' یا موسیٰ' یا یحیٰ' یا عیسیٰ (علیہم الصلواۃ والسلام)

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب
یا ایھا النبی خطاب محمد است

نبی کریم ﷺ کے بے ادب کیلئے اللہ تعالیٰ نے وہ سزا ارشاد فرمائی ہے جو کافر ومشرک کے لئے ہے مگر کافر ومشرک کو ممکن ہے نعمت ایمان مل جائے لیکن نبی کریم ﷺ کے بے ادب وگستاخ کی نجات بوجہ مرتد ہونے کے ممکن نہیں ہے کیونکہ حضور پرنور ﷺ کی تعظیم وتکریم فرض اور واجب ہے۔

اسکے برعکس سرکار مدینہ ﷺ کی عظمت وشان جو قرآن پاک میں بیان کی گئی ہے اس کا انکار کرنا یا ہلکا جاننا یا عام لوگوں جیسا خیال کرنا کفر ہے اور اس کی سزا عام کافروں سے بدتر ہے (العیاذ باللہ)

سورۃ النور کی آیت نمبر 63 اور سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 2,1 میں اللہ تعالیٰ نے بارگاہ مصطفے ﷺ کا ادب واحترام شدومد سے حکما ذکر فرمایا ہے لہذا یہ حکم قیامت تک کے لیے ہے اور ہر ایمان والے کے لیے ہے۔ ادب سے یارسول اللہ ﷺ کہو۔ مگر گستاخانہ انداز سے یارسول اللہ ﷺ اور یا محمد ﷺ نہ کہو۔ یہ آیات مذکورہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔ اس وقت سے لیکر آج تک

صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، مفسرین، محدثین، فقہائے کرام ائمہ، مجتہدین، اولیاء کرام غوث، قطب، ابدال اس پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان آیات کے منسوخ ہونے کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے نماز (جو اسلام کا بنیادی رکن ہے اور اسکی ادائیگی ہر عاقل مسلمان پر فرض عین ہے) میں التحیات پڑھنے کی جو تعلیم دی ہے جسے آپ قرآن مجید کی سورہ کی طرح یاد کرواتے تھے اس میں بھی آپ ﷺ نے پیارے خطاب السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ کی تعلیم فرمائی ہے۔

نادانی سے یہ خیال مسئلہ ندا تسلیم کرنے میں مانع نہ ہو جائے کہ یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ میں "یا" حرف نداء زیر بحث ہے۔ التحیات میں ایھا النبی ہے۔ اس میں کلمہ ندائیہ یا نبی اللہ تو نہیں بلکہ ایھا النبی آیا ہے۔ یہی بتانا مقصود ہے کہ حرف "یا" میں اتنی تاکید نہیں آئی جتنی کہ یا ایھا النبی اور ایھا النبی میں ہے۔

اس ضروری مسئلہ کو ہم اکابرین کی سند سے علم نحو کی روشنی اور ترکیب سے ذیل میں حل کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ منقول از تفسیر بحر محیط و تفسیر النہر الماد مولف علامہ ابو حیان اندلسی علیہ الرحمہ جلد اول۔

جب کسی ایسے اسم (نام) کو خطاب کرنا ہو جس سے پہلے حرف تعریف (ال) لگا ہو یعنی وہ اسم معرف باللام ہو تو اس سے پہلے کلمہ تنبیہ (ھا) بڑھانا لازم ہے اور اس کلمہ (ہا) کا حذف کرنا جائز نہیں ہے، حرف نداء (یا) اور کلمہ تنبیہ (ہا) ان دونوں کو ملانے کے لئے کلمہ وصل "ای" لگانا پڑتا ہے جیسے الرسول میں لفظ رسول سے پہلے ال لگا ہوا ہے اسکو معرف باللام کہتے ہیں۔ اب لفظ الرسول کو نداء یا خطاب کرنا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے کلمہ تنبیہ (ہا) کو لگائیں گے۔ اب اس سے پہلے حرف ندا (یا) لگائیں تو ضروری ہے کہ 'یا' اور 'ہا' کے درمیان کلمہ وصل (ای) لگائیں یا رکھیں گے تو اسم معرف باللام کے لئے حرف نداء یا ایھا بن گیا۔

بعض دفعہ یا ایھا میں سے (یا) حذف ہو جاتا ہے تو (ایھا) حرف نداء رہ جاتا ہے جیسا کہ التحیات میں ہے۔ مزید یاد رہے جو اسم معرف باللام ہوگا اس سے پہلے حرف نداء (یا ایھا) آتا ہے۔

رسول، نبی، مزمل، مدثر ان اسماء مذکورہ کو نداء کرنا ہو تو ان سے پہلے 'یا' لگے گا۔ یارسول اللہ یا نبی، یامدثر بن جائے گا۔ اگر ان مذکورہ اسماء میں پہلے (ال) لگا ہو جیسے الرسول ہے تو یا ایھا الرسول آئے گا۔ النبی ہے تو یا ایھا النبی بن جائیگا۔ المزمل ہے تو یا ایھا المزمل اور اگر المدثر ہے تو یا ایھا المدثر ہو جائے گا۔

یا نبی اللہ اور یارسول اللہ کے کلمات کیسے بنتے ہیں؟

(النبی) پر الف ولام داخل کر دیا ہے، کہ یہ الف ولام مضاف الہ یعنی اسم ذات (اللہ) کا عوض ہے کلام عرب کا قاعدہ یہ ہے کہ جب چاہتے کلام مختصر ہو جائے اور معنی میں کوئی فرق بھی نہ آنے پائے تو مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف پر الف ولام داخل کر دیتے ہیں۔ اسی قاعدہ کے ماتحت ''یا نبی اللہ'' میں کلمہ جلالت (اسم ذات اللہ) حذف ہوا ''نبی'' پر اس (اللہ) کے بدل میں الف ولام داخل کر دیا گیا تو ''النبی'' ہوا۔ اسی طرح قاعدہ ہے یارسول اللہ ﷺ کا۔

مسئلہ حل اس طرح ہوا کہ یا نبی اللہ اور یارسول اللہ جیسے مبارک القابات سے پکارنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے۔ اور یا کے طریقہ پر پکارنا جب اللہ کی سنت اور قرآن سے ثابت ہو گیا تو پھر شرک کیسے ہو سکتا ہے۔

یا محمد ﷺ سے بلانے والی احادیث پاک کی تعداد ۱۱۲ ہے جو کہ تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں میں ملتی ہیں۔ جن احادیث پاک کے درمیان یا آخر میں لفظ ''یا محمد'' ﷺ آتا ہے ان کی تعداد بے شمار ہے (جاری ہے)

..........☆☆..........

سبحان اللہ الملک القدوس

جنید راہ دید بود (سوانح حیات)

بندۂ خواجگانِ چشت منیر احمد شکوری

خواجگان چشت کے ہر غلام کا سینہ عشق صادق کا گنجینہ اور آتش محبت کا ایک لاوا یا آتش فشاں پہاڑ نظر آتا ہے۔ حضرت خواجہ سیدنا الشاہ محمد سلیمان تاجدار تونسہ شریف علیہ الرحمتہ کے خلیفہ حضرت خواجہ احمد رحمتہ اللہ علیہ میرا شریف کیمل پور میں تشریف فرما تھے۔ حضرت خواجہ احمد صاحب کے سامنے ایک درویش حضرت سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ کے کسی بزرگ کے حالات زندگی پڑھ رہا تھا۔ حالات فارسی زبان میں لکھے ہوئے تھے جب وہ درویش اس جملے پر پہنچا "جنید راہ دیدہ بود" کہ اس نے جنید کو دیکھا تھا۔ تو حضرت خواجہ احمد رحمتہ اللہ علیہ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ آپ تڑپ گئے اور وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ درحقیقت حضرت خواجہ احمد علیہ الرحمتہ کو اپنا جنید (حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی) یاد آ گیا۔ وہ پرکیف لمحات زندگی جو تاجدار تونسہ شریف کی خدمت وصحبت بااثر میں گذرے تھے سامنے آ گئے۔

رویا کرو گے ہمیں یاد کر کے'

یا پھر یوں کہیے"

توں نہیں تے تیریاں یاداں سہی

یاداں دے سہارے جی لاں گے

بندہ خواجگان آج اپنے شہنشاہ حضور جہانگیر زماں' بایزید وقت' قطب عالم حضرت سیدی ومرشدی محبوب العارفین پروردہ آغوش غوث الوریٰ حضرت تاج الاولیا' حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس روفی شکوری رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ اعظم حضرت قبلہ عالم' قطب الزماں خواجہ سیدنا الشاہ محمد عبدالروف نیر رحمتہ اللہ علیہ اور سجادہ نشین مرکزی دربار عالیہ حضرت خواجہ خواجگان غوث الوری حضرت تاج الاولیاء

سیدنا الشاہ محمد عبدالشکور قادری چشتی ابوالعلائی منعمی جہانگیری اور حضرت سیدنا امین العارفین الشاہ محمد عبدالرؤف نیر شکوری قادری چشتی جیون ہانہ شریف کے ذکر پاک سے برکات اور نعمت رب العلاء حاصل کر کے زادراہ بناتا ہے۔اور حیات طیبہ کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

تو مگو اندر جہاں یک با یزیدے بود وبس
ہر کہ واصل شد بجاناں با یزیدے دیگر است

کوئی بھی زمانہ مقبولین بارگاہ الہی سے خالی نہیں رہا۔اگر اللہ کے محبوب بندے دنیا میں نہ رہیں تو دنیا ایک پل کے لیے بھی قائم رہ سکے۔اس لئے کہ دنیا و مافیہا کا قیام محض محبت کے صدقے میں ہے۔محبت کی بات اللہ تعالی نے اس طرح فرمائی۔ کنت کنزاً مخفیاً فا حببت ان اعرف فخلقت الخلق کہ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔مجھے اس بات کی محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے جہان کو پیدا کیا (حدیث قدسی)

محبت ہی کائنات کی بنیاد ہے اور محبت ہی اس زندگی کا شیریں پھل ہے' محبت ہی خالق کائنات کا جذبہ ہے اور محبت ہی کے راستہ پر جانے سے محبوب کے دربار عالی میں رسائی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔

جائیکہ زاہداں بہزار اربعین رسند
مست شراب عشق بیک آہ مے رسد

محبت خود ایک عظیم مجاہدہ ہے اور قربانی کا بہترین ذریعہ بھی۔اور فنائے انا کی کیفیت کا پیدا ہونا اور منزل مراد کو پانا محبت کے بغیر مشکل ترین امر ہے۔مجاہدہ' ریاضت اور ذکر و فکر یکسوئی پیدا کرتے ہیں۔اور مسمی کی تاثیرات اسم کے ذریعہ آہستہ آہستہ سالک میں لائی جاتی ہیں۔اور جب مسمی سے ذرا سی بھی آشنائی ہو جاتی ہے تو محبت کی شعائیں آفتاب ازل سے چھن چھن کر آنا شروع ہو جاتی ہیں اور پھر سالک' زاہد ہو کہ مجاہد' ذاکر ہو کہ شاکر صاحب محبت بنایا جاتا ہے۔اور معرفت الہی کی گھاٹیوں کا مشکل ترین راستہ محبت کی سواری سے طے کرایا جاتا ہے۔بعض طبائع اقسام ازل سے

ہی محبت کا بیشتر حصہ فطرتاً حاصل کر کے یہاں آتی ہیں۔ سلوک کی راہ جذب باطن کے ذریعہ ان کے لئے آسان بنائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اطاعت سے بڑھ کر قربانی کا مجسمہ ہوتے ہیں۔ اطاعت حکم کے راستے پر چلتی ہے۔ اور قربانی اشاروں سے کام کرتی ہے۔ بلکہ جب صاحب محبت' محبت کی منزلوں میں کچھ آگے چلا جاتا ہے تو الہام کے ذریعے محبوب حق کی خوشنودی اور اسکی رضا کے اسباب اسکو ودیعت ہوتے ہیں۔ وہ طالب صادق نفع نقصان کو جانتا ہی نہیں وہ اپنے پرائے سے واقف ہی نہیں۔ وہ سب میں محبوب کا جلوہ دیکھتا ہے۔ اس کے لئے محبوب اور اسکی رضا کا مقام سب مقامات سے بلند ہوتا ہے۔ وہ ہر گھڑی اس انتظار (تاک) میں رہتا ہے کہ اب محبوب کی رضا کس طرح حاصل ہوسکتی ہے۔ مادرزاد ولی اللہ اس فطری محبت سے مادرزاد ولی اللہ کہلاتے ہیں اور لاکھوں میں کوئی ایک خوش نصیب اس ازلی نعمت کا مالک ہوتا ہے۔ کتنا سعادت مند ہوتا ہے وہ مرید جس کو محبت کا ایسا تاجدار مرشد کامل مل جائے اور کیسا ہی خوش نصیب ہوتا ہے وہ مرشد کامل جس کو اپنی ذمہ داریاں سپرد کرنے کے لئے فطرتاً محبت آشنا مرید مل جائے۔ واللہ القدوس)

جب قدرت خداوندی سے ایسا جوڑا دنیا میں اکٹھا ہو جاتا ہے تو پھر دنیا اس کا ظہور اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہے۔ کہیں اویسی نسبت قائم ہو جاتی ہے اور کہیں مولانا روم جیسے اپنی علمی فضیلت کی اسناد کی پروا کئے بغیر مجمعوں کو نچا رہے ہوتے ہیں اور ایک عالم کو توحید کی مے سے مست بنا رہے ہوتے ہیں۔ انوار شکور کے صفحات خواجگان سلسلہ پاک قدوسیہ روفیہ شکوریہ جہانگیریہ کی تعلیم و تربیت' زندگی میں انقلاب برپا کرنے والے اذکار مقدس اور شریعت و طریقت سے مزین انکے دستور کو طالبان حق تک پہنچانے کے لئے وقف ہے۔ انوار شکوری فروری 01ء میں جاری ہوا یہ میرے مرشد کریم کے تصرفات سے ہے کہ پہلے ایڈیشن کے بعد کئی بار کوشش کی گئی مگر ہر بار ہار ہوتی رہی اب عیدالاضحیٰ 1425ھ کے فوراً بعد امام عالی مقام علیہ السلام کے ذکر پاک سے ابتدا کی نیت تھی مگر محرم الحرام 1426ھ کا چاند نظر آیا نئے اسلامی سال کی خوشیاں اور امام پاک کی شہادت۔ ملے جلے لمحات میں خاموشی سی چھائی رہی۔ سید الشہداء شاہسوار مقام رضاء حق امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے یوم شہادت کے دوسرے دن بروز پیر المحرم الحرام 1426ھ بوقت

دوپہر 1 بجے انارکلی سے اردو بازار جارہا تھا کہ موبائل پر فون آیا کہ حضرت صاحب وصال فرما گئے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا جیسے آسمان دنیا پر سیاہ کالی گھٹا چھا جائے۔ اور آگ برساتی ہوئی دھوپ کے موسم میں جلتے ہوئے جسم فوراً ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور قیامت کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔ واللہ یہ کیسی خبر ہے۔ کیا واقعی میرے آقا مجھے یتیم کر گئے ہیں۔ ابھی تو تین محرم الحرام کو حضور بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر چادر شریف پیش کی تھی رات کو محفل سماع میں شفقتیں اور نوازشیں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ دیکھنے میں آئیں۔ مگر...... مگر...... کچھ بتایا نہیں کہ...... کہ اس پیر کے بعد آپ سے نہیں بلکہ اکثر طالبان حق سے اس مکان (جسم مادی) میں رہتے ہوئے بات نہ ہو گی آنکھوں میں برسات تو تھی مگر شاید اس لئے کہ روحانی باپ آخر باپ ہوتا ہے الوداع۔ بیٹو الوداع۔ مریدو الوداع پھر جب سوہنے اللہ نے چاہا تو ملیں گے۔ فطری محبت جدائی کے آنسو تو ہوتے ہیں مگر ہر جگہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں کہ مرشد کائنات امام الانبیا ﷺ کے الفاظ مقدسہ کو سن کر تڑپ گئے بات کو پا گئے۔ مگر وہ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ صدیوں پہلے کی بات ہے ہم تو بچے، بس بچے ہی تو تھے ورنہ پوچھ نہ لیتے کہ آقا آپکی چشمان مبارک میں یہ برسات کیوں ہے۔ آقا یہ اتنی شفقتیں کیوں کیے جا رہے ہیں۔ آقا کھانا بھی اتنا نہیں کھا رہے۔ یہ خاموشی پھر کوئی حکم بھی نہیں فرمایا جانے کے بارے کچھ تو فرماتے۔ بس بچپنا لے ڈوبا...... کہ حضرت قبلہ کے راز کو جان نہ سکے۔ مگر کیسے جانتے وہ شہباز طریقت اور ہم طفل مکتب......

بہر صورت فون پر آواز جانی پہچانی یعنی حضرت صاحبزادہ قبلہ غفران احمد شاہ صاحب کی تھی اس لیے یقین سا ہو گیا کہ منیر آج تو یتیم ہو گیا ہے ایک بار یتیم تو 1990ء میں بھی ہوا تھا کہ والد ماجد کا انتقال ہوا تھا۔

مگر لاڈ لڈانے والے تو سر پر تھے اس لئے زخم تو لگا مگر شاید مادی نسبت تھی اس لئے برداشت کر لیا۔ مگر اب تو ہر کوئی اجنبی اجنبی سا نظر آتا ہے۔ خوشیوں کا سفر بس نہ پوچھیے کہ اچانک غموں کا پہاڑ ٹوٹا اور دل ناصبور پر کیسی قیامت برپا کر گیا مگر قریب میں پانچ پیروں کے مزار پر انوار سے سرگوشی سی ہوئی بیٹے یہ اللہ کی رضا ہے۔ بس اللہ کی رضا...... بے ساختہ منہ سے نکلا رضا بس اللہ کی رضا؟ اچھا بابا

اگر یہ سوہنے کی رضا ہے تو پھر انا للہ وانا الیہ راجعون۔فون پر پیغام کے آخری جملے تھے سب کو اطلاع کردو......فون کٹ گیا۔اور راقم الحروف حواس باختہ سا ہو گیا جیسے کہ کسی مسافر سے کوئی کنپٹی پر ریوالور رکھ کر سب کچھ چھین لیتا ہے۔مگر آخر داتا حضور کے سہارے نے سنبھالا دیا بیٹے قائم ہو و یہ اللہ کی رضا ہے۔یہ دنیا کی ریت ہے جو روح مقدسہ اس مادی جسم میں جلوہ گر ہوتی ہے اسے ایک دن اس جسم سے پرواز کر کے خالق کریم کے حضور جام وصل حق پینا ہوتا ہے۔ اچھا حضور...... یہ کہا اور ڈائری سے پیر بھائیوں کو قیامت خیز منظر سے آگاہ کیا۔آج 21 فروری 2005ء دوپہر ایک بجے کے بعد میرے مرشد کریم جو اپنی معنوی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے مدظلہ سے رحمتہ اللہ علیہ کی بلندیوں پر جا بیٹھے۔ہماری نظریں انکے جسم مقدس کو تو اب دیکھ نہیں سکتیں جو ایک مدت العمر ہمارے سامنے زینت محفل رہے۔جنکی گفتار معرفت حق کے پھول برساتی تھی۔جنکی رفتار محبوبیت کی شان کو دوبالا کرتی تھی۔جن کے تبسم میں محبوب کبریاﷺ کے تبسم کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔جنکے لباس و پوشاک اور نشست و برخاست میں وہ سادگی تھی کہ نئے ملنے والے لوگ پہچان نہیں سکتے تھے کہ یہ کوئی مرد قلندر فقیر حق آگاہ ہے یا کوئی سادہ سا مولوی نما شخص ہے۔بلکہ آپ کی سادگی نے تو نفس پرست لوگوں کو بھلیکھے میں ڈال دیا۔کہ انہوں نے آپ کو صرف مادی لباس میں دیکھ کر قریب ہونے کی کوشش نہ کی اور فیضیاب نہ ہو سکے۔وہ کیا جانیں کہ فقیر کتنے پردوں میں ملفوف ہوتا ہے۔فقیر اپنے آپ کو کیسے چھپاتا ہے۔

اتوں دسن میل کچیل وچوں آب حیاتی
ہونٹھ دسن ترہایاں وانگوں جان ندی وچ نہاتی

یا

لاکھ چمکیں بن سنور کرماہ رویان منیر
سادگی پر ان کے قربان ساز و سامان جمال

جنکے پاس محبت کی ایسی آسمانی زنجیریں تھیں کہ ہر آنے والے کو نہایت لطافت سے اپنے کنڈلوں میں لے لیتی تھیں۔کوئی ایک ایسا نہ دیکھا جو میرے مرشد کریم کے سامنے آیا ہو اور حضور کی

محبت نے اسے اپنا قیدی نہ بنایا ہو" ایسی قید پر ہزاروں آزادیاں قربان جائیں

آ گیا اب تو مجھے لطف اسیری صیاد

ذبح کر ڈال مگر قید سے اپنی آزاد نہ کر

میرے آقائے نعمت جہانگیر زماں رحمتہ اللہ علیہ کی مقدس زندگی کا ایک ایک لمحہ معرفت الٰہی اور محبت الٰہی کا ترجمان اور سرچشمہ تھا۔ سادہ اور عام انداز گفتگو میں آپ تصوف کے باریک مسئلوں کو حل فرما دیتے تھے۔ جس قسم اور جس درجے کا کوئی انسان حاضر ہوا اسکے مرتبے کے مطابق گفتگو فرمائی۔

لاہور کا معروف روڈ (فیروز پور روڈ) پر کلمہ چوک کے قریب گارڈن ٹاؤن سٹاپ سے اتر کر مغرب کی جانب لمبی سڑک پر جائیں تو جیون ہانہ پنڈ شروع ہونے سے پہلے بائیں طرف گلی میں جا کر پہلے چوک سے مشرق کی طرف دیکھیں گے تے تو پر نور گنبد مبارک نظر آئے گا یہ نشان ہے چشمہ نور و عرفان کا۔ یعنی دربار عالیہ حضرت خواجہ سیدنا الشاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ کا جو تاج الاولیاء کے روحانی لقب سے مشہور عام و خاص ہیں۔

حضرت تاج الاولیاء کیا تھے؟ یہ تو ان سے پوچھیں جنہوں نے آپ کی محافل پرنور سے نور و عرفان، حکمت و دانائی سے اپنی تنگ دامن جھولیاں بھریں۔ آپ نے لکھنو شریف سے کراچی تک برصغیر پاک و ہند کے اکثر علاقوں میں طالبان حق اور متلاشیان معرفت الٰہی کے سینوں کو منور فرمایا۔ مردہ دلوں کو زندگیاں اور بیمار روحوں کو شفا بخش جام توحید پلاتے رہے۔ زندگی میں تو جو تھے وہ حق ہی تھے مگر کرامات حق کا سلسلہ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری ہے اور اس سلسلہ میں آپکی بے شمار کرامات ہیں جس میں جسم مثالی میں تصرف فرما کر زیارتیں کرانا بھی شامل ہے۔

حضرت تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے وصال حق با کمال کے بعد آپ کے لخت جگر نور العین قطب زماں قبلہ عالم حضرت امین العارفین الشاہ محمد عبدالرؤف نیر رحمتہ اللہ علیہ مسند نشیں ہوئے اور کمال محنت سے دین حق کی اشاعت اور سلسلہ مبارکہ کی ترویج و تبلیغ فرماتے رہے۔ اپنے زمانے کے اتنے بڑے صاحب کشف بزرگ گذرے ہیں کہ جیون ہانہ شریف میں سالانہ عرس مبارک کی محفل

سماع ہو رہی تھی کہ اچانک محفل کے دوران حضرت نیر پاک نے چادر شریف سے اپنے آپ کو چھپا لیا اور کچھ دیر بعد چادر شریف سے چہرہ مبارک نکالا تو رخ انور سرخ و سفید پر نور تھا۔ آپ نے قوالوں سے فرمایا کلام پڑھو۔ دوسرے دن دوران محفل ہی ایک شخص علاقہ سندھ سے آیا جسکے بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے آتے ہی حضرت صاحب کی قدم بوسی کی۔ میری سرکار نیر کریم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ پٹی کیونکر باندھی ہے۔ اسنے رو کر عرض کیا حضور کل خود تو مدد فرما کر آپ نے اونٹ سے چھڑوایا اور آج...... محفل کے بعد جب حاضرین محفل نے واقعہ کی تفصیل دریافت کی تو وہ کہنے لگا کہ مجھے ایک باؤلے اونٹ نے پکڑ لیا تو میرے منہ سے نکلا یا رؤف مدد۔ تو پھر ایک زوردار چھانٹا اونٹ کو لگا۔ جس سے اونٹ مجھے چھوڑ کر بڑبڑاتا ہوا چلا گیا اور سبز لباس میں میرے حضرت سیدنا عبدالرؤف نیر نے جلوہ دکھایا۔ جب میں سنبھلا تو اسی وقت لاہور شریف دربار عالیہ پر حاضری کی غرض سے روانہ ہو گیا۔ مرشد کامل ہوتا ہی وہ ہے جو پکارنے والوں کی اللہ کے حضور سے مدد فرمائے۔ اولیاء اللہ کی مدد درحقیقت اللہ کی ہی مدد ہے۔ حضور نیر پاک رحمتہ اللہ علیہ کا وصال حق باکمال 1968ء میں ہوا اس وقت سے میرے حضرت قبلہ نے سارے سلسلہ پاک کے متوسلین و مریدین کی اپنے مخصوص انداز سے رہنمائی فرماتے ہوئے اپنے پیر بھائیوں کی سرپرستی فرما کر فیوض برکات سے مالا مال فرمایا اور بعضوں کو بغیر تجدید بیعت کے خلافت سے بھی نوازا اور اپنے غلاموں میں سے بھی بعضوں کو نعمت خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اور رضائے الٰہی کے لئے قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے واصل باللہ ہو گئے۔

حضرت تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے تین فرزندان جلیل باکمال صاحب ولایت بزرگ تھے

1۔ حضرت سیدنا الشاہ حکیم علاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ قادری شکوری آپ کا مزار شریف لکی 9 شور کوٹ میں ہے۔ فیوض و برکات کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔

2۔ حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالستار تیغ قادری شکوری رحمتہ اللہ علیہ آپ کا مزار شریف بمبئی میں ہے اور فیوض و برکات کا چشمہ جاری و ساری ہے۔

3۔ حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالرؤف نیر قادری شکوری رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا نیر کریم رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے چار صاحبزادوں سے نوازا۔

1۔ حضرت جہانگیر زماں سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس رؤفی شکوری رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت تاج الاولیاء وامین العارفین رحمتہ اللہ علیہ۔

2۔ حضرت صاحبزادہ والاشان سیدنا الشاہ محمد عبدالحی مدظلہٗ رؤفی شکوری۔

3۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سیدنا الشاہ محمد غفران احمد مدظلہٗ رؤفی شکوری

4۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سیدنا الشاہ محمد ضیاء الشکور مدظلہٗ رؤفی شکوری

زیب آستانہ عالیہ رؤفیہ شکوریہ جیون ہانہ شریف میں رونق افروز ہیں۔

حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالرؤف نیر امین العارفین کا زمانہ ایک روشن زمانہ تھا۔ آپ نے انتھک محنت کر کے سلسلہ پاک کی بہت خدمت کی آپ کے بعد وہ ہستی عالم شہود پر جلوہ گر ہوئی جن کا ذکر پاک آج برستی ہوئی آنکھوں دھڑکتے دل اور روتے ہوئے قلم سے رقم ہوا آپ پڑھ رہے ہیں۔ دنیا خاموش ہے۔ فطرت پر سکوت طاری ہے۔ اس خاموشی اور سکوت کے عالم میں بعض اوقات اچانک نہایت دلربا نغمے اس بنسری سے اچھل پڑتے ہیں اور اپنی شان دلربائی میں دنیا بھر کو محو حیرت بھی کر دیتے ہیں۔

میرے قبلہ وکعبہ پیرومرشد جنکی ولادت باسعادت ایسے مبارک گھرانے میں ہوئی جو پہلے سے نور وعرفان، چشمہ علم وآگہی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ جن کے والد ماجد قطب زماں اپنے وقت کے نیر تاباں تھے۔ اور والدہ ماجدہ ذکیہ طاہرہ زاہدہ اور ولیہ کاملہ تھیں اور جن کے دادا جان عطائے فیوض وبرکات اور نگاہ کیمیا اثر میں داتا ثانی ٹھہرے مظہر غوث الثقلین اور نائب خواجہ اجمیر تھے۔ دادی اماں حضور کی نگاہ پاک کے صدقے حضرت حکیم مہرالدین صاحب قبلہ ریلوے اسٹیشن لاہور سے اتر کا دربار شریف جارہے تھے کہ ایک جیب کترے نے جیب کو ٹٹولا تو حکیم صاحب نے اسکی نیت کو جان کر خود ہی جیب سے پیسے نکالے اور ہاتھ پیچھے کو کرلیا تا کہ جیب کترے کو پیسے حاصل

کرنے میں آسانی ہو۔ جیب کترے نے حکیم صاحب کے ہاتھ سے پیسے پکڑ لیے اور حیرانگی کے عالم میں اپنی راہ لی۔ مگر قبلہ حکیم صاحب سیدھے چلتے ہوئے جب دربار شریف میں حاضر ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دادی اماں حضور اندرون خانہ کے دروازہ میں کرسی پر بیٹھی ہیں حکیم صاحب نے قدم بوسی کی اور پیار لیا تو اماں حضور فرمانے لگیں حکیم صاحب! چوروں کا بڑا خیال رکھتے ہو۔ حکیم صاحب نے عرض کیا۔ اماں حضور وہ آپ کے جو ہوئے یعنی وہ بھی لاہور میں رہتے ہیں۔ (حضرت قبلہ حکیم مہرالدین صاحب کا یہ معاملہ نسبت کوئے محبوب کا نتیجہ نظر آتا ہے۔)

جس بھی ہستی پاک کی عملی زندگی مبارکہ کو دیکھا جائے وہی عشق مصطفی ﷺ سے بھرپور نظر آتی ہے بلکہ ہر طالب صادق کو ایسی توحید کی مے پلاتے ہیں کہ وہ عارف حق آگاہ ہو جاتا ہے۔ مگر ضبط میں ایسی نگہبانی فرماتے ہیں کہ کسی کو اچھلنے نہیں دیتے۔

حضرت سیدی و مرشدی قبلہ کعبہ جہانگیر زماں کی ولادت باسعادت حضرت خواجہ خواجگان سیدنا الشاہ محمد عبدالشکور تاج الاولیا رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ اقدس میں 1948 کے اوائل میں ہوئی۔

حضرت تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے کانوں میں اذان خود پڑھی۔ اور آپ کا نام پاک کچھ دیر مراقبہ شریف کرنے کے بعد فرمایا: کہ بچے کا نام عبدالقدوس رکھا جائے۔ فرمایا یہ بچہ شہباز طریقت عارف کامل بنے گا۔ اور ہزاروں لوگوں کو خواجگان چشت کی بارگاہ میں پیش کرے گا اور عشق و محبت الہی اور اطاعت رسول و حب رسول ﷺ میں وہ اپنے خاص ادائے دلربا کا مالک ہو گا۔

جب آپ کی عمر مبارک 4 سال۔ 4 ماہ 11 دن کی ہوئی تو حضور تاج الاولیاء کی بارگاہ میں حضرت نیر پاک سرکار نے اپنی انگلی سے لگا کر پیش کیا۔ عرض کیا حضور یہ آپکا پوتا حاضر خدمت ہے۔ صاحبزادہ عبدالقدوس کو سبق پڑھائیں۔ حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالشکور تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "عبدالقدوس میرے پاس آؤ۔ میری سرکار آگے ہوئے تو حضور تاج الاولیاء نے اپنے سینہ مبارک سے لگالیا۔ فرمایا ہم نے اسکو پڑھا دیا ہے۔ پھر فرمایا "عبدالروف" اللہ تعالی نے اس کو اس لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ خدا سے بندوں کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑے گا۔ اس مقدس ہستی

کی ایک نظر سے دلوں کی دنیا بدل جائے گی۔ آلودہ عصیاں دل لیکر آئیں گے اور تذکیہ نفس کی دولت سے مالا مال ہو کر جائیں گے۔ غفلت کے پردے انکی صرف ایک نیم نگاہ سے چھٹ جائیں گے۔ گناہوں کے عادی مجرم پاکیزگی تقوی اور طہارت کا مجسمہ بن کر جائیں گے۔ اسی وقت حضرت عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کو حضور تاج الاولیا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مسند مبارک پر اپنے ساتھ بٹھالیا اور اپنا تاج مبارک آپ کے سر مبارک پر رکھ دیا۔ فرمایا "عبدالرؤف" جو اسکی امانت میرے پاس تھی وہ میں نے انکو عطا کر دی ہے۔ جو تیرے پاس اسکی امانت ہے وہ اسکو عطا کر دینا۔ اسکے بعد حضرت قبلہ سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس جہانگیر زماں کا معمول پاک یہ رہا کہ جب دل چاہتا اپنے دادا حضور کی مسند پاک پر بیٹھ جاتے جب کہ آپ کی مسند پاک پر کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ حضرت سیدنا شاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ درود پاک کی کثرت فرمایا کرتے تھے۔ بعض اوقات درود پاک پڑھتے پڑھتے آرام فرماتے تھے۔ حضرت سیدنا شاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ تعالی علیہ آپ کو سوتے ہوئے درود پاک پڑھتا دیکھ کر بعض اوقات دست بستہ کھڑے ہو جاتے اور بعض اوقات لبوں کو بوسہ بھی دیا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس جہانگیر زماں بچپن کے عالم میں ہی فنافی الرسول کی منزل پر فیض یاب تھے۔

حضرت تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ صاحبزادہ عبدالقدوس مادرزاد ولی اللہ ہے۔ لاکھوں ولیوں میں ایسا ولی کوئی ایک خوش نصیب ہوتا ہے۔ مزید فرمایا۔ میں کہتا ہوں کہ کتنا سعادت مند وہ مرید ہوگا جسکو یہ محبت کا تاجدار مرشد کامل مل جائے گا۔

اتفاقات قدرت خداوندی کے پروگرام ہوتے ہیں اور تقدیر کا نوشتہ عمل میں آرہا ہوتا ہے۔ حضرت سیدی قبلہ عالم کے دادا حضور کے وصال کے بعد آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالرؤف نیر کو سجادہ نشین کی ذمہ داری سونپی گئی جس کو انہوں نے بے شمار طالبان حق اور تشنگان بادہ معرفت کے ایک جم غفیر کو سیراب فرماتے ہوئے دعوت الی اللہ کا حق ادا فرمایا۔ حضور قبلہ نیر پاک رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت سیدنا خواجہ علاؤ الدین قادری شکوری علیہ الرحمتہ نے اپنے دست مبارک سے کلاہ جانشینی اور دستار سجادہ نشینی حضرت قبلہ سیدنا جہانگیر زماں الشاہ محمد عبدالقدوس

کے سرِ اقدس پر باندھی۔

اس طرح حضرت قبلہ پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد حضرت نیر پاک اور حضرت سیدنا تاج الاولیاء علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین' فیوض و برکات کے امین اور قاسم مقرر ہوئے۔ سرزمین پاکستان میں ہر علاقہ میں پھیلے ہوئے بے شمار مریدین کی روحانی سرپرستی اور تعلیم و تربیت حضرات خواجگان کے دستور کے مطابق سرانجام دیتے رہے۔

ایک کرم فرما جو میرے شیخ سے بہت محبت رکھتے ہیں نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حضور قبلہ عالم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا کہ آپ نماز مغرب ادا فرما کر جامعہ مسجد فاروقیہ غوثیہ جیا موسیٰ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا حضور! ولی اللہ کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کس طرح بنتا ہے اور ولائیت کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ دوست کہتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم نے کمال شفقت فرماتے ہوئے میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ ارشاد فرمایا۔ تم صاحبزادہ علی حسین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو اور حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی سے فیضاب ہو اور میرے دادا حضور تاج الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہو۔ فرمایا آنکھیں بند کرو۔ دوست کہتے ہیں جب میں نے آنکھیں بند کیں تو اسی وقت میرے دل کی کیفیت بدل گئی۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ نے جسکو جو بنانا ہوتا ہے اسکی تربیت و حفاظت کا ذمہ وہ خود لے لیتا ہے۔ فرمایا۔ مرد کامل کو دیکھنے والا عمر بھر مغالطہ نہیں کھاتا۔ ولی اللہ کی حقیقت نہ سمجھنے والوں کو دھوکا لگتا ہے۔ ولایت نبوت کی طرح ایک مرتبہ اور منصب ہے۔ ولی اللہ وہی کام کرتا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ اسکو حکم فرماتے ہیں۔ چونکہ سرور دو عالم ﷺ کے بعد رسالت و نبوت کے دروازے بند ہیں اس لئے اس امت کے بعض افراد ولی اللہ کا آسمانی خطاب پا کر رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں رہ کر شریعت محمدیہ کے تمام آداب' بجالا کے بھولی بھٹکی دنیا کو اللہ اور نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری کا راستہ دکھلاتے ہیں۔ اس رستے میں سالکین کی رہنمائی فرماتے ہیں اور ہر قسم کی باذن اللہ مدد فرماتے ہیں۔ کرم فرما دوست کہتے ہیں یہ آپ کا فرمان میرے دل کی گہرائیوں میں اتر گیا اور میں جس بات کا متمنی تھا وہ مجھے ایک ہی نگاہ میں عطا فرما دیا۔ یہ تھی ولایت۔ یہ تھا ولیوں کا کام۔

ولایت کا سمندر

محمد عمران قدوسی شکوری

اس دنیائے رنگ و بو میں کئی قومیں آئیں اور گئیں۔ کئی حکومتیں قائم ہوئیں مگر صفحہ ہستی سے ختم ہو گئیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی آئے مگر باعث عبرت ان کے نشان رہ گئے۔ اگر زندہ جاوید ہیں تو پھر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے افضل سب سے اعلیٰ جس ہستی کا نام پاک آتا ہے وہ ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یعنی نام محمد مصطفےٰ ﷺ اور اس پاک نام سے دو جہاں روشن ہیں۔ قرآن مجید میں پہلے وقت کے بعض با کمال اولیاء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ اجمعین کا ذکر تو موجود ہے مگر ہمارے آقا محبوب کبریا ﷺ کی امت کے اولیاء کرام کی کیا باتیں ہیں سبحان اللہ۔

ان اولیائے کرام میں بھی دو قسم کے ولی اللہ نظر آتے ہیں۔ ا۔ وہ اولیاء کرام جو دنیا کی زندگی میں کسی شیخ کامل کی نسبت کے ساتھ مجاہدہ کرتے ہیں اور خوب محنت کر کے ولائت کسبی کے درجات حاصل کر لیتے ہیں۔

۲۔ وہ اولیاء کرام کی جماعت جنکو اللہ جل شانہ اور رسول کریم ﷺ کی بارگاہ سے خصوصی طور پر نواز کر کرم ولائت وھبی کے درجات عالیہ پر فائز یاب فرمایا جاتا ہے۔ جنہیں لوگ مادر زاد ولی اللہ کہتے ہیں اور یہ لوگ دنیا میں آ کر محنت و ریاضت میں وقت نہیں گذارتے بلکہ دنیا میں آتے ہی مخلوق خدا کی خدمات کی ڈیوٹیاں سنبھال لیتے ہیں۔

یہی لوگ فیوض و برکات کا سرچشمہ اور ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جبے اور دستار والوں، نفس پرست دنیا کے طالبوں کی طرح لوگوں کو لوٹنے والے اور دھوکہ دینے والے نہیں ہوتے بلکہ یہ تو سب کچھ اللہ کی مخلوق پر خرچ کر کے اللہ اور رسول ﷺ کو راضی رکھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ درحقیقت یہی لوگ ولائت کا سمندر ہوتے ہیں۔ ان میں سے بھی کچھ وہ ہوتے ہیں جو

صدیوں بعد آتے ہیں۔ انہی اولیاء کاملین میں سے میرے حضور سیدنا جہانگیرِ زماں الشاہ محمد عبدالقدوس ہیں جو فیض کرم کا ایک سمندر ہیں۔ جان لیں جس نے سمندر کو دیکھا ہو وہ ندی نالوں کو کیسے سمندر سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ دیدۂ بینا ہوتا ہے۔ جس نے پہاڑ نہ دیکھا ہو پہاڑ کی حقیقت کو کیا سمجھے گا۔ جس نے اصل دیکھا ہو وہ نقل سے دھوکا نہیں کھا سکتا۔ میرے مرشد کی ذات وہ ہیں جو ایک نگاہِ مبارک سے بے خبروں کو باخبر، بے علموں کو باعلم اور باطن کے اندھوں کو بینا کر دیتے ہیں ایک نگاہ سے جو مردہ دلوں کو زندہ کر سکتا ہے وہ مردہ جسموں کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ ایسے ولیٔ کامل کے مریدین کو جان لینا چاہیے کہ انہیں اپنے شیخ کے بعد دنیا کے کسی بھی پیر کے ہاتھ پر بیعت تجدید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چاہے کوئی ہوا میں اڑتا ہوا چلا آئے بلکہ یہ اس مرید کے لیے آزمائش کی گھڑی ہے۔ یہ اس مرید کا امتحان ہے۔ حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس کے مریدین کو چاہیے کہ ایسے وقت میں وہ تسلسل ذکر اور تصور شیخ کو قائم کریں اور **یا قدوس یا رؤف یا شکور** کو کثرت سے ورد زبان بنائیں تا کہ وہ نفس پرست دنیادار پیروں کے حملے سے بچ جائیں۔ جو مرید یقین کامل سے اس پر عمل کرے گا انشاء اللہ وہ دیکھ لے گا کہ واقعی اس کا پیر فیض کرم کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ تمام قدوسی شکوری غلاموں نے ایک جہانگیر زماں کے پاک ہاتھوں میں ہاتھ دیئے ہیں جو دنیائے روحانیت میں جہانگیرِ زماں ہیں۔ جہانگیرِ وقت تو پہلے بھی ہوتے رہے اور بعد میں بھی ہوتے رہیں گے مگر جہانگیرِ زماں کا روحانی لقب وعہدہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور محبوب کبریا ﷺ اور مولیٰ علی مشکل کشا کی بارگاہ بے کس پناہ سے ہمارے شیخ مکرم سلطان المشائخ محبوب العارفین حضرت خواجہ الشاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کو ہی عطا فرمایا گیا ہے۔ یہ نسبت ایک روحانی نسبت ہے شیخ کریم کا ہماری نظروں سے پردہ فرما جانا بھی سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل ہے۔

ولیٔ کامل اور مرشد کامل دنیا میں ایسا ہوتا ہے جیسے کہ تلوار میان میں ہوتی ہے اور جب عالم برزخ میں تشریف لے جاتا ہے تو ایسا جیسے تلوار میان سے باہر ہوتی ہے۔ یعنی پہلے کی نسبت حاجت مندوں کی طرف خصوصی توجہ فرما کر زیادہ فیض یاب فرماتا ہے۔

..........☆☆..........

میرے قبلہ عالم کی ادائیں دلنواز

بندۂ خواجگانِ چشت منیر احمد اختر شکوری

میرے آقائے نعمت حضرت سیدنا جہانگیر زماں کے شب و روز مخلوق خدا کی خدمت اور طالبان حق کی تعلیم و تربیت تبلیغ دین، اور اشاعت سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ قلندریہ جہانگریہ شکوریہ کے لیے ہمہ وقت مصروفیت میں گذرے۔ ہر سال جب حضور تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے ایام آتے تو آپ کی مصروفیت میں اضافہ ہو جاتا۔ عرس مبارک میں شرکت کے لئے تقریباً چھ ماہ پہلے ہی سے آپ اہل سلسلہ کو دعوت دینا شروع فرما دیتے۔ ہفتہ بھر پہلے ہی پاپوش مبارک اتار دیتے۔ عرس مبارک میں پہلے دو دن آپ کی خصوصی محافل ہوا کرتی تھیں پہلے دن اندرون خانہ آستانہ عالیہ میں صرف خواتین کی محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ قائم ہوتی دوسرے دن مردوں کی محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ انعقاد پذیر ہوتی ان محفلوں میں نعت خوانی، تقریریں، لنگر شریف ہوتا۔ دوسرے دن کی محفل رحمان پورہ میں جناب صوفی رحمت علی رنگساز کے گھر ہوتی نماز ظہر سے شروع ہو کر نماز مغرب تک نعت خوانی اور تقریں ہوتی تھیں مغرب کے بعد لنگر شریف عشاء کے بعد چادر شریف حضرت سلطان الاولیاء مخدوم امم شہنشاہ کریم حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے لیے خصوصی طور پر رحمان پورہ سے جلوس کی شکل میں باانداز قلندرانہ ننگے پا پیدل تشریف لے جاتے تھے رات کے آخری پہر حضرت داتا گنج بخش سرکار علیہ الرحمتہ کے مزار شریف پر چادر شریف پیش فرماتے فاتحہ اور دعا کے بعد واپس بذریعہ گاڑی رحمان پورہ تشریف لاتے اور وہاں سے دوسری چادریں جلوس کی شکل میں پیدل لیکر دربار عالیہ جیون ہانہ شریف کے لیے سفر فرماتے اور بعد نماز فجر حضور تاج الاولیاء اور حضور نیر کریم علیہم الرحمتہ کی بارگاہ میں پیش کرتے اور اس طرح چار روزہ عرس مبارک حضرت تاج الاولیاء کا آغاز فرماتے اور اشتہار کے شیڈول کے مطابق دربار شریف کی محافل کا آغاز ہوتا۔ آخری عرس مبارک شروع ہونے سے پہلے خصوصی شفقتیں اور نوازشیں فرمائیں۔ بندہ قدوس کے دل میں بار بار کچھ خیالات آ رہے تھے الیاس بھائی سے رابطہ کیا فوراً کہنے لگے بھائی صاحب کہاں ہو حضرت صاحب آپ کو یاد فرما رہے ہیں یہ لو بات کرو! میرے آقا لجپال کریم نے اپنے

مخصوص ارشاد سے محظوظ فرما کر ارشاد فرمایا منیر بھائی ہم آپ کے پاس آ رہے ہیں آپ کو ایک جوڑا دینا ہے۔ بندہ نے عرض کیا حضور زہے نصیب سرکار ضرور تشریف لائیں بندہ سٹاپ پر کھڑا ہوگا۔ میرے آقا الیاس بھائی کے ساتھ پی کپ میں تشریف لائے سٹاپ سے مجھے ساتھ بٹھا کر غریب خانہ پر تشریف لے آئے۔ آپ کا غریب خانہ پر تشریف لانا ہمارے لئے عید کی خوشیوں سے کم نہیں ہوتا تھا مگر آہ...... اب کون...... الغرض کچھ دیر بعد فرمانے لگے اور اب ہم چلتے ہیں اور تم وقت پر رحمان پورہ پہنچ جانا۔ ٹھیک ہے حضور...... آخر وہ وقت بھی آیا جب رحمان پورہ میں میرے آقائے نعمت جہانگیر زماں نے اپنے مخصوص انداز سے اپنے غلام کو ایک ہار ڈال کر اور سر پر فیوض و برکات سے بھرپور تاج مبارک سے تاجپوشی فرمائی۔ اور بندہ کے جذبات کو ایسے کنٹرول فرمایا جیسے اپنے آپ کو لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ وہ کیفیات بیان نہیں کر سکتا۔ وقت گذرتا گیا حالات سامنے آتے گئے۔ آخر کار عید الاضحیٰ کے بعد فرمایا تین محرم الحرام کو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے حضو چادر شریف پیش کرنی ہے۔ ٹھیک ہے حضور! میرے شہنشاہ نے ان ایام میں اپنے مریدین وغلاموں کو جس طرح نواز رہے تھے یہ انوکھا پن تو تھا ہی مگر کیا خبر تھی کہ یہ محفلیں ہیں آخری آخری۔ پھر یہ مرد قلندر شہباز طریقت، غوث العالم، جہانگیر زماں جنہوں نے ساری زندگی ایک ہاتھ میں شریعت مطاہرہ کو باکمال و باتمام قائم رکھا تو دوسرے ہاتھ میں اسرار طریقت وحقیت اور معرفت کے جام رہے اور اپنے غلاموں کو اپنے مخصوص انداز سے سیراب فرماتے رہے مگر جب کسی نے قدرے زیادہ بھی حاصل کر لیا تو اسے بھی چھلکنے نہیں دیتے تھے۔ گویا سب کی نبض ونس اور رگ رگ کا کنٹرول میرے شہنشاہ غریب نواز کے ہاتھ میں تھا اور ہے اور یہ سب کچھ بارگاہ اللہ رب العالمین اور محبوب کبریا ﷺ کی بارگاہ کی طرف سے شروع سے لیکر دنیا میں تشریف لائے تھے۔

26 ذی الحجہ 1425ھ سے پہلے قابل صد احترام میری پیر بہنوں نے پاکپتن شریف میں حاضری کی تمنا کی تو میرے لجپال مرشد کریم نے اپنے خرچہ سے سپیشل سواری کا انتظام فرما کر سب کو حاضری دلوا کر واپس جیون ہانہ شریف میں چھوڑ کر پاکپتن شریف دوبارہ پاکپتن شریف میں تشریف لے گئے اور تین محرم الحرام کی محفل اور چادر شریف کے لیے پاکپتن شریف کے قرب وجوار کے تمام مریدین کو حسب سابق ان کے گھروں میں جا کر دعوت دیتے رہے تین محرم الحرام 1426ھ کو

جناب صوفی نواب دین روفی شکوری کی رہائش پر انتظام فرمایا۔ جہاں پر یہ محفل مبارک تقریباً پچھلے پچاس سالوں سے منعقد ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اس محفل کے پہلے نقیب محفل حضرت تاج الاولیاء سید نا الشاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے بعد غوث عالم حضرت سیدنا امین العارفین الشاہ محمد عبدالروف نیر رحمتہ اللہ علیہ تھے پھر تیسرا دور جہانگیر زماں کا دور تھا جو خود بھی فخر خواجگان چشت تھے یعنی حضرت سیدنا خواجہ خواجگان حجتہ الکاملین سیدنا ممشاد علو دینوری علیہ الرحمتہ سے لیکر جمیع خواجگان چشت کاملین کے فیوض و برکات کے امین و قاسم تھے بالخصوص چشتیہ قلندریہ کے فیض کا اجرا حضرت خواجہ نجم الدین قلندر چشتی رحمتہ علیہ کے بعد حضرت جہانگیر زمان سیدنا الشاہ محمد عبدلقدوس رحمتہ اللہ علیہ سے جاری و ساری ہوا اور آپ نے طالبان حق کو خوب فیوض و برکات سے سرفراز فرمایا۔

چادر شریف والی محفل کے بعد چک اوپانے اور چک جوڑے میں محفلیں مبارک تھیں مگر 8 محرم الحرام کی محفل جو چک جوڑے میں ہونی تھی جسم پاک میں نقاہت کے باعث ملتوی فرمادی۔ اور طبعیت شریف میں کافی تبدیلی آ گئی۔ غلاموں نے علاج معالجہ میں اپنی پوری کوشش کی۔ مگر غلام ہار گئے اور آقا جیت گئے بروز اتوار یوم عاشورہ کو غلاموں نے اپنی ہار کی اطلاع دربار عالیہ جیون ہانہ شریف لاہور میں کردی۔ جس پر حضرت صاحبزادہ الشاہ محمد غفران احمد نے حاجی نور محمد روفی شکوری اور بھائی محمد الیاس قدوسی شکوری کو پاکپتن شریف میں بھیج دیا اور کہا کہ اگر مناسب ہو تو وہیں کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج معالجہ کروانا۔ اگر ممکن نہ ہو تو پھر لاہور میں لے آنا۔ محمد الیاس صاحب کہتے ہیں کہ جب ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے دیکھ کر فرمایا الیاس بھائی آ گئے ہو۔ عرض کیا جی حضور! آخر کار حاجی نور محمد روفی شکوری اور محمد الیاس قدوسی کے عرض کرنے پر سرکار لاہور آنے کے لئے رضامند ہوئے۔ اسی گاؤں سے گاڑی کرائی گئی اور حضور قبلہ عالم کو دربار عالیہ لاہور میں لے آئے۔ پیر کی صبح کو شیخ زاہد ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے حضور قبلہ عالم کو داخل کروایا گیا مگر ڈاکٹروں کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ دوپہر کا ایک بجا اور یہ مرد قلندر واصل باللہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اکیس فروری کو آپ کا وصال ہوا اور بائیس فروری 2005ء کو بعد نماز ظہر ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور دربار عالیہ جیون ہانہ شریف میں دادی اماں حضور کے پاؤں کی طرف صحن میں حضرت قبلہ عالم جہانگیر زماں الشاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

عارف کامل۔ عالم قرآن

منیر احمد اختر قدوسی شکوری

بعض لوگوں کو حضرت قبلہ جہانگیرِ زماں سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کو سادگی کے لباس میں دیکھ کر گمان ہوا کہ یہ صرف محفل سماع کرانے والے ایک صوفی ہیں۔ ایسے لوگوں کے علم الیقین کے لیے ضروری ہے کہ اپنے شیخ کامل کا بحیثیت مفسر قرآن تعارف کرایا جائے۔ ایک دفعہ حضرت تاج الاولیاء سیدنا الشاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ کی زیر صدارت ایک جلسہ گڑھی شاہو لاہور میں ہوا۔ لاہور کے بڑے بڑے جید علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔

حضور پرنور سید عالم ﷺ کی شان پاک میں علماء کرام تقریریں کرتے رہے۔ حضرت تاج الاولیا رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ میرے شیخ کامل جہانگیرِ زماں الشاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ علمائے کرام کے بعد حضرت تاج الاولیاٗ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی تقریر فرمائی جلسہ اپنے اختتام کو پہنچنے والا تھا کہ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب جو کہ دھرم پورہ جامع مسجد کے نامور خطیب تھے تشریف لائے تو حضرت تاج الاوٗلیا نے مولانا کی تقریر کا اعلان کر دیا۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب عظمت قرآن بیان فرمانے لگے دوران تقریر مولوی عبدالرحمٰن نے یہ جملہ کہہ دیا۔ حضورﷺ ہر سال حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ دور کرتے تھے۔ ایک دفعہ کہا۔ دو دفعہ کہا۔ جب تیسری بار کہا تو حضرت صاحبزادہ عبدالقدوس جہانگیرِ زماں کھڑے ہو گئے اور فرمایا یہ غلط ہے۔ مولانا نے وہی جملہ پھر کہہ دیا۔ حضور اکرمﷺ ہر سال جبریل کو علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے۔ میرے آقا شہنشاہ ولائت حضرت عبدالقدوس جہانگیرِ زماں رحمتہ اللہ علیہ نے سورۃ رحمٰن کی آیت تلاوت فرمائی (الرحمن علم القرآن) ترجمہ: رحمٰن نے اپنے حبیب ﷺ کو علم قرآن سکھایا۔ فرمایا جسکو اللہ پڑھائے کیا اسکو کسی کے ساتھ دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر حضور تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مولانا صاحب اپنے موضوع کو تبدیل کر دو۔ یہ تھا میرے مرشد کریم جہانگیرِ زماں کو قرآن وحدیث کے علوم و معارف پر عبور تھا۔ عام طور پر یہ سنا جاتا ہے کہ ولی کامل کے حضور جب کوئی حاضر ہو تو اپنے دل پر قابو رکھے یعنی دل میں کوئی ایسی بات نہ آئے جو قابل گرفت ہو۔ معلوم ہوا مولانا کے دل میں شاید یہ بات آئی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ حضورﷺ کا دور کرنا تحفظ قرآن مجید کے لیے تھا مگر عارف حق آگاہ نے فوراً اس کے غلط

خیال سے روک کر اصلاح فرمادی۔ مولانا عبدالرحمٰن کی تقریر کے بعد حضرت تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی۔ کہ حضرت جبریل علیہ السلام اپنے درجات میں بلندی کے لئے حضور ﷺ کو ہر سال قرآن مجید سناتے تھے اور سناتے ہیں۔ اور قیامت تک سناتے رہیں گے۔

اطلاع عام

آستانہ عالیہ خواجگان چشت قادریہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ شکوریہ بوہڑ والا چوک جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور میں ہر چاند کی گیارہ تاریخ کو بعد نماز عشاء حضرت جہانگیرِ زمان قطب المشائخ سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کی یاد پاک میں محفل مبارک ہوتی ہے۔ تمام حضرات ذوق وشوق سے شرکت فرما کر فیوض و برکات حاصل کریں۔

آپ سے عرض ہے

حضور سیدنا تاج الاولیاء الشاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ پاک میں نسبت رکھنے والے تمام حضرات سے مؤدبانہ عرض ہے کہ آپ حضرت سیدنا تاج الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ یا حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالرؤف نیر رحمتہ اللہ علیہ یا حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس جہانگیر زماں رحمتہ اللہ علیہ یا آپ کے کسی بھی خلیفہ کے متعلق ان کی تعلیمات اور کرامات یا فیوض برکات کے متعلق جو جانتے ہیں وہ صحیح صحیح لکھ کر انوار شکوری کے پتا پر بھیج دیں اور تمام پیر بھائی سلسلہ قادریہ شکوریہ میں اپنے بزرگوں کے حالات زندگی اور کرامات جاننے کے لئے انوار شکوری کو مسلسل پڑھیں۔ اپنے پتے صاف ستھرے لکھیں اور جو مضمون یا منقبت یا غزل بھیجنا ہو وہ بھی صاف صاف لکھ کر ارسال کریں۔ اگر کوئی پیر بھائی حضرات کی شبیہ مبارک (تصویر) حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی رابطہ کریں۔ اپنے خواب کی تعبیر یا دینی' روحانی یا طبی مسائل کے بارے پوچھنا ہو تو وہ بھی لکھ کر بھیجیں۔ انوار شکوری کے بارے اپنے تاثرات اور مفید مشوروں سے ضرور آگاہ فرمائیں۔

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ